سپریم کورٹ رپورٹس[1996] SUPP. 8 ایس سی آر۔

عبدالمجید صاحب اور دیگر

بنام

ضلع کلکٹر اور دیگران

یکم، نومبر 1996

[کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز]

حصول اراضی ایکٹ، 1894:

دفعات 4، 6، 11۔اے، 36 اور 48۔ ٹیلی فون ایکسچینج کے قیام کے لئے اراضی کے حصول کا نوٹس۔معاوضے کا تعین۔فریقین کے درمیان مذاکرات۔دریں اثناء دفعہ 11۔اے کے تحت مقرر کردہ 2 سال کی حد ختم ہو گئی تھی۔معاوضے کے تعین کے لئے دفعہ 48(2) کے تحت اپیل کنندہ کی درخواست مسترد کر دی گئی۔رٹ پٹیشن بھی خارج کر دی گئی۔اپیل پر، حکومت نے اعلان کے نوٹیفکیشن سے اخذ کر کے دفعہ 48(1) کے تحت اختیارات کا استعمال نہیں کیا تھا۔قانونی دفعہ 11 اے کے تحت کوتاہی حکومت کی جانب سے رضا کارانہ عمل سے مختلف اور مختلف ہے۔لہذا اپیل کنندہ دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (2) کے علاج کا فائدہ اٹھانے کا حق دار نہیں ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 14784 آف 1996۔

1993 کے او۔پی۔نمبر 1061 میں کیرالہ ہائی کورٹ کے 9.7.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کے لئے ای۔ایم۔ایس۔انعم۔

ایڈیشنل سالیسٹر جنرل وی۔آر۔ریڈی، جی۔ناگیشور ریڈی، مسز۔انیل کٹیار کی طرف سے سی۔وی۔ایس راؤ اور جواب دہندگان کی طرف سے ایم۔ٹی۔جارج۔

عدالت کا درج ذیل حکم نامہ جاری کیا گیا :

تاخیر کو معاف کر دیا گیا۔

اجازت دے دی گئی۔

ہم نے دونوں فریقوں کے وکلاء کی بات سنی ہے۔

حصول اراضی ایکٹ، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 16 اکتوبر، 1987 کو شائع کیا گیا تھا جس میں ٹیلی فون ایکسچینج کے قیام کے لئے زمین حاصل کرنے کی تجویز دی گئی تھی۔ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ جون 1988 میں شائع ہوا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ فریقین کے درمیان معاہدے کے ذریعے معاوضے کے تعین کے لئے بات چیت ہوئی تھی، لیکن اس عمل میں، ایکٹ 1984 کے ایکٹ 68 کے ذریعہ متعارف کرائی گئی دفعہ 11-اے کے تحت مقرر کردہ دو سال کی حد 16 جون 1990 کو ختم ہو گئی تھی۔ نتیجتاً دفعہ 11 اے کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن اور اعلامیہ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد درخواست گزار نے 17 ستمبر 1990 کو دفعہ 48(2) کے تحت معاوضے کے تعین کے لئے درخواست دائر کی تھی جسے 18 فروری 1992 کو مسترد کر دیا گیا تھا۔ کیرالہ ہائی کورٹ نے 9 جولائی 1993 کو او پی نمبر 1061/93 میں رٹ پٹیشن خارج کر دی تھی۔ لہٰذا یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی ہے۔

درخواست گزار کے وکیل جناب انعم نے دلیل دی کہ دفعہ 11-اے کے تحت قانونی کارروائی کے ذریعے جب حصول ختم ہو گیا تو یہ دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (1) کے ذریعے حصول سے دستبرداری کے مترادف

ہے۔لہٰذا دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (2) کی طرف راغب کیا جاتا ہے۔نتیجتاً کلکٹر ایکٹ کی دفعہ 4(1) کے تحت شائع نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلان اور اس کے بعد کی گئی کارروائی کے نتیجے میں مالک کو ہونے والے نقصانات کے معاوضے کی رقم کا تعین کرے گا۔لہٰذا ہائی کورٹ اور حصول اراضی کے افسر نے اپیل کنندہ کے دعوے کو مسترد کرنا درست نہیں تھا۔اس بحث کے حوالے سے ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل وکیل کا استدلال اچھی طرح سے قائم نہیں ہے۔

دفعہ 11اے کو 1984 کے ترمیمی ایکٹ 68 کے ذریعہ قانون میں لایا گیا تھا۔یہ بات مشہور تھی کہ ریاست نے دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ شائع کرنے کے بعد زمین کے مالک کو تفریح کے لیے رکاوٹ ییں کھڑی کرتے ہوئے ایوارڈ دینے میں کئی سال تک تاخیر کی۔نتیجتاً زمین کے مالک کو نقصان اور ناجا موافق فائدہ پہنچا۔اس طرح کی مشکلات کو کم کرنے کے لئے پارلیمنٹ نے دفعہ 11-اے متعارف کرائی اور حصول اراضی افسر کو ہدایت دی کہ وہ دفعہ 6(2) کے تحت اعلان کی اشاعت کی تاریخ سے دو سال کے اندر یہ ایوارڈ دییں۔نتیجتا حصول اراضی کے افسر پر قانونی طور پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ حصول اراضی کے غیر قانونی ہونے کی تکلیف پر دو سال کے اندر اندر اس ایوارڈ کو حاصل کرے جب تک کہ وہ اس میں شامل شرائط یا وضاحت میں سے کسی ایک کے اندر نہ آئے۔اس معاملے میں، نہ تو شرط اور نہ ہی وضاحت حقائق کی طرف راغب ہوتی ہے۔ نتیجتا، چونکہ حصول اراضی افسر نے اعلان کی تاریخ یعنی 17 جون، 1988 سے دو سال کے اندر یہ ایوارڈ نہیں دیا، اس لیے پورا حصول ختم ہو جائے گا۔

اس قانون کی دفعہ 48(1) میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 36 میں مذکور معاملے کو چھوڑ کر حکومت کو کسی بھی ایسی زمین کے حصول سے دستبرداری کی آزادی ہوگی جس کا قبضہ نہیں لیا گیا ہے۔نتیجتا، دفعہ 4(1) کے تحت جاری کردہ کسی بھی نوٹیفکیشن یا دفعہ 6 کے تحت شائع ہونے والے اعلامیے کی وجہ سے، اگر مالک کو جائیداد کے لطف اندوز ہونے میں کسی نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے، حالانکہ حکومت کی طرف سے دفعہ 48 (1) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے نوٹیفکیشن واپس لے لیا جاتا ہے، چونکہ زمین کا قبضہ نہیں لیا گیا تھا، لہٰذا قانون مالکان/کرایہ دار کو ہونے والے نقصان کے معاوضے کی ادائیگی کا تصور کرتا ہے۔معاوضے کا دعوی کرنے کا حق اور تعین کا طریقہ ایکٹ کی دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (2) میں فراہم کیا گیا ہے جس میں درج ذیل ہے:

(2) جب بھی حکومت اس طرح کے کسی حصول سے دستبرداری اختیار کرتی ہے تو کلکٹر نوٹس یا اس کے تحت کسی کارروائی کے نتیجے میں مالک کو پہنچنے والے نقصان کے معاوضے کی رقم کا تعین کرے گا، اور اس رقم کو دلچسپی رکھنے والے شخص کو ادا کرے گا، جس میں مذکورہ زمین سے متعلق اس ایکٹ کے تحت کارروائی کی کارروائی میں اس کے ذریعہ معقول طور پر اٹھائے گئے تمام اخراجات شامل ہوں گے۔

واپس لینے کا لفظ اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ حکومت اپنے عمل سے رضاکارانہ طور پر حصول سے دستبردار ہو جاتی ہے، حکومت کو لازمی طور پر حصول سے دستبردار ہونا پڑتا ہے، دوسرے لفظوں میں دفعہ 1(1) کے تحت شائع ہونے والے نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت شائع ہونے والے اعلامیے کو دفعہ 48(1) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے شائع کیا جانا چاہیے۔ اس کے بعد دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (2) لاگو ہوگی۔ اس معاملے میں حکومت نے دفعہ 48(1) کے تحت اختیارات کا استعمال نہیں کیا تھا اور نہ ہی دفعہ 4 (1) کے تحت نوٹیفکیشن یا دفعہ 6 کے تحت اعلان سے دستبرداری اختیار کی تھی۔ دفعہ 11-اے کے تحت قانونی کوتاہی حکومت کی طرف سے رضاکارانہ عمل سے مختلف ہے۔ لہٰذا دفعہ 48(1) کے تحت ریاست کی جانب سے رضاکارانہ ایکٹ کے ذریعے نوٹیفکیشن کو واپس لیا جانا چاہیے۔ ان حالات میں درخواست گزار دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (2) کے علاج سے فائدہ اٹھانے کا حق دار نہیں ہے۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

جی۔ این۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document